منقبت شریف

نہ ہے ذوقِ سیرِ بہشت کا نہ تو شوقِ لطفِ بہار ہے
کہ ہزار خلد سے سوا مجھے خاکِ کوئے مدار ہے

کبھی لطفِ خاص کی اک نظر ہو مری طرف بھی مرے شہا
ہے خزاں نصیب چمن مرا مجھے آرزوئے بہار ہے

ترا فیض بر سرِ عام ہے کہ ہے ملتی مُردوں کو زندگی
تری ٹھوکر دل میں حیات ہے ترا نام زندہ مدار ہے

میں نثار تیرے شہِ حلب، مرے تیرہ دل کو بھی ہو جِلا
کہ تجلیات کا آئینہ تری رہگذر کا غبار ہے

اُسے حشر و نشر کا ڈر نہیں اُسے آرزوئے جناں نہیں
اُسے فکرِ کون و مکاں نہیں جو غلامِ قطبِ مدار ہے

میں شراب پیتا ہوں ہر گھڑی انھیں جالیوں سے چھنی ہوئی
کہ پیا ہوا مری آنکھ میں مئے معرفت کا خمار ہے

کبھی نہ خم میری جبیں جھکے درِ غیر پر نہ خدا کرے
کہ سجودِ عشق کے واسطے یہی بارگاہِ مدار ہے

شجرۂ مقدسہ قطب المدار

[illegible] سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن علامہ قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ ابن سید ظہیر الدین رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت سید اسمٰعیل ثانی رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت سید اسمٰعیل رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت سیدنا امام المسلمین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ابنِ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ ابن سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام شہیدِ کربلا ابن حضرت سیدنا امیر المومنین مولیٰ اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ عنہ و سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت فخرِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اُس عقیدت کا مجھ کو صلہ مل گیا
دِل بنا مرکزِ جلوۂ کبریا
ظلمتوں کا ہوا دُور سب خلفشار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

زندگی کی ہوئیں دُور سب تلخیاں
ٹوٹ کر رہ گئیں غم کی پابندیاں
جوش میں آگئی رحمتِ کردگار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

نسبتِ مصطفٰے کا شرف مل گیا
ہم کو دامانِ شاہِ نجف مل گیا
بن گیا گوشۂ دِل مرا جلوہ زار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

اُٹھ گئی نجم ان کی نگاہِ کرم
زندگی بن گئی اپنی رشکِ ارم
آگئی گلشنِ زندگی میں بہار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

نعتِ پاک

قسمت کا بٹا اس کی لاریب اندھیرا ہے
جس طائرِ ایماں کا طیبہ میں سویرا ہے

داتا ہے کوئی ایسا تو صرف مدینے میں
منگتا کو کبھی جس نے خالی نہیں پھیرا ہے

اے زائرِ طیبہ سے پوچھو تو بتائے گا
پر نور و حسیں جس سے طیبہ کا سویرا ہے
کتنا

اے عاشقو یہ منزل ہے عشقِ محمدؐ کی
یہ راہ وہ ہے جس میں رہزن نہ لٹیرا ہے

ہر گوشۂ دنیا سے ہوتا ہے جو فریادی
آقا اُسے سنتے ہیں ایمان یہ میرا ہے

حسنین کے صدقے میں امداد کرو مولیٰ
آلام و مصائب نے اب نجم کو گھیرا ہے

کھل گئی ہر حقیقت مکن پور میں
پائی طیبہ کی نکہت مکن پور میں

روضۂ قطبِ عالم پہ دیکھی فضا
بارشِ ابرِ رحمت مکن پور میں

قاسمِ بادۂ نورِ عرفان ہیں
بٹتی رہتی ہے دولت مکن پور میں

بگڑی تقدیر لے کر جو آیا کوئی
بن گئی اس کی قسمت مکن پور میں

لینے آیا زمانہ ہر اک سمت سے
حسنِ فیضانِ نسبت مکن پور میں

کر دیا جس نے روشن یہ سارا جہاں
ہے وہ مہرِ ولایت مکن پور میں

آیا متلاشئ راہِ حق کوئی بھی
پاگیا در حقیقت مکن پور میں

نجم جس کی جبینِ عقیدت جھکی
بڑھ گئی اس کی رفعت مکن پور میں

اپنے حالات سے تھا بہت شرمسار
غم سے بیحد تھیں آنکھیں مری اشکبار
یاس و حسرت میں تیرا بنا غمگسار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

ظلمتِ غم مٹی دل بنا آئینہ
ضوفشاں نورِ عرفاں سے دل ہو گیا
مٹ گیا دل میں تھا جسقدر انتشار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

نور داخل ہوا قلبِ حساس میں
محو وہ گیا پاسِ انفاس میں
چھٹ گیا دل سے جتنا تھا گرد و غبار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

گردشوں سے مرا دل پریشان تھا
شورشِ غم سے سینے میں ہیجان تھا
بے قراری مٹی پاگیا دل قرار
لب پہ جب آگیا نعرۂ دم مدار

غلام سرور عالم فاروقی

نعتِ پاک

تخلیقِ کائنات کے شہکار زندہ باد
دونوں جہاں کے مالک و مختار زندہ باد

بخشے جہان کو آپ نے انوارِ سرمدی
ارض و سما کے صاحبِ اسرار زندہ باد

بے چارگی میں آپ ہی ہوتے ہیں کارساز
اے غم زدوں کے مونس و غم خوار زندہ باد

ارض و فلک پہ آپ کے احسان بے شمار
اے بزمِ مرسلین کے سردار زندہ باد

کیف و سرور دیتے ہیں سیرت کے تذکرے
اے رونقِ مجالسِ اذکار زندہ باد

کسب و ضیا کا آج بھی جاری ہے سلسلہ
اہلِ نظر کے مرکزِ انوار زندہ باد

ہر اُمتی ہے بخششِ محشر پہ مطمئن
ہم جیسے عاصیوں کے مددگار زندہ باد

کیا کیا کریگا نجمؔ بیاں رفعتِ حضور
آقائے دو جہاں مرے سرکار زندہ باد

وعدہ شکست اس طرح ترکیب سے کرو
کوئی فقیر شہر میں ہو اس کو مار لو

جب ظالموں کو یہ ملا مقبول مشورہ
سن کر ہر ایک فرطِ خوشی سے اچھل پڑا
فوراً تلاش میں تھا ہر اک فرد مبتلا
اک جا ضعیفہ رہتی تھی مجبور بے نوا

پاکر گلا دبایا شریروں نے جلد تر
بے بس تھی ناتواں تھی معمر تھی بے بصر

تجویز ظالموں کے دلوں میں اتر گئی
آئی گئی جو بات تھی بوڑھی کے سر گئی
اتنی شدید ضرب لگی جلد مر گئی
قالب سے روح بوڑھی کے پرواز کر گئی

کفنا کے لاش لائے مدارِ جہاں کے پاس
وعدہ گیا ہے ٹوٹ کہا ہو کے بے ہراس

نازیبا اس عمل سے وہ بے حد تھے سرخرو
کہنے لگے وہ فخر سے ہو کر کے دوبدو
مدت مقررہ میں ہے یہ لاش روبرو
بد عہد کافروں کی یہ سن کر کے گفتگو

قطب المدار پاک کو آ ہی گیا جلال
کر دی وہ زندہ آپ نے ٹھوکر سے پیرزال

سردارِ اولیا ہیں وہ عالی وقار ہیں
مشہور وہ زمانے میں قطب المدار ہیں

ڈوبا ہر اک تھا غم کے سمندر میں سر بسر
ہو کر کے انتخاب وہ قنوج کے بشر
سن کر گرو کا حکم گئے وہاں جلد تر
جلوہ فگن تھے جس جگہ سرکار بحر و بر
روداد ساری عرض کی قطب المدار سے
برباد خانے ہو گئے سب، سارے شہر کے

کیسی بلا جو کر دیا ہر دل کو چکنا چور
آرام ختم ہو گیا رخصت ہوا شعور
بھیجا گرو نے آپ کے چرنوں میں ہے حضور
دل سے ہمارے کیجئے رنج و الم کو دور
رو رو کے عرض کرتے تھے بیچارے واقعہ
بستی سے اب بلا کو ہٹا دیجئے شہا

کہتے ولی ہیں آپ کو ولیوں کا تاجدار
فیضان آپ کے ہیں زمانے میں بے شمار
جب بھی زباں پہ لاتے ہیں مشکل میں دم مدار
لاکھوں قرار پاتے ہیں اس در سے بیقرار
سرکار ہم غریبوں پہ بھی رحم کھائیے
اب اس بلائے ناگہاں سے یہ بستی بچائیے

سیلِ بلا کے زور سے ہمت بھی ہارے تھے
عیش و سکون چھن گیا یوں غم کے مارے تھے
مایوسیوں کا چہرے پہ وہ روپ دھارے تھے
فریادی جتنے آئے تھے بےچین سارے تھے
غمناک سن کے واقعہ قطب المدار نے
فرمایا جاؤ گھر میں رہو اپنے چین سے

حسنِ قبولیت یہ دعا تب ہی پائے گی
مخلوق سارے شہر کی ایمان لائے گی
پھر شہریوں کے سر سے وبا ٹل بھی جائے گی
مشیت ترس لازمی تم سب پہ کھائے گی
فضلِ خدا سے مقصدِ دل اپنا پاؤ گے
لیکن خدائے پاک پر ایمان لاؤ گے

فرمان سن کے حضرتِ قطب المدار کا
اہلِ شہر نے سوچ کے پھر عرض یہ کیا
چالیس روز تک نہ مرا کوئی شہر کا
پڑھ لیں گے دل سے کلمۂ دینِ مصطفیٰ
یہ شرط سن کے حضرتِ قطب المدار نے
جھنجلا کے کہہ دیا شہِ عالی تبار نے
ہو کر مخاطب آپ نے کفار سے کہا
ایمان لانا ہوگا تمہیں سب کو بے شبہ

قنوج کا سناؤں میں مشہور واقعہ
جس کو مورخین نے اس طور ہے لکھا
تشریف لائے اس جگہ سردارِ اتقیا
یعنی مدارِ پاک شہنشاہ اولیا

ہمراہ آپ کے تھے جو خلفائے ذی حشم
وہ ایک ہزار چار سو بیالیس ہیں ارقم

قنوج کے ہی دشت میں اک جا کیا قیام
مشہور خاص و عام میں عالی ہے وہ مقام
کہتے اسی کو لوگ مکن پور لاکلام
کرنے زیارت آپ کی آتے تھے خاص و عام

کفار آ کے منزلِ تسکین پاتے تھے
دینِ رسولِ پاک پہ ایمان لاتے تھے

قنوج کا عجیب سناتا ہوں ماجرا
طاعون جیسی شہر میں پھیلی تھی اک وبا
گھر گھر سے ہائے ہائے کی آتی تھی بس صدا
مرکز بنا ہوا تھا شہر حادثات کا

مل کر کے اہلِ شہر نے یہ مشورہ کیا
در پہ گرو کے چل کے کہو دل کا مدعا

استھان جیسے نام سے مشہور تھا مقام
دو سادھوؤں کا رہتا تھا اکثر وہیں قیام

یہ ساکنانِ شہر انھیں کے تھے سب غلام
گوپال بھیکا کہتے تھے ان کو ہی خاص و عام

پہنچے گرو کے پاس کہا سارا ماجرا
سائے شہر کو گھیرے ہے مہلک سی اک وبا

اپنوں کو مٹتے آپ نہ اب ایسے دیکھیے
اس کے ہٹانے کی کوئی تدبیر سوچیے
گھر جانے کتنے شہر کے برباد کر دیے
اب تو مدد کا وقت ہے مہاراج کیجیے

ان دونوں سادھوؤں نے دیا ان کو یہ جواب
آئی سمجھ میں بات نہیں کوئی کامیاب

کوشش ہماری ہو گئی ہر ایک رائیگاں
کیسے بلا کہیں اُسے ہے مرگِ ناگہاں
زد سے بچا نہ اس کے کوئی پیر اور جواں
اپنی بھی زندگی میں نہیں دیکھا یہ سماں

پھر سادھوؤں نے ان کو دیا ایک مشورہ
آئے ہیں اس نواح میں اسلامی رہنما

فیضان تھا نگاہ میں قطب المدار کا
تھا سادھوؤں کے دل پہ تو سکہ جما ہوا
ان کے حضور جا کے کرو عرض واقعہ
دکھیوں کی خوب سنتے ہیں فریاد و التجا

مَاتَ عَلیٰ حُبِّ آلِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم مَاتَ شہیداً
کہ وہ شخص اہلبیت کی محبت میں مرا وہ مومن مرا اور جو بھی آلِ رسول کی محبت میں فوت ہوا وہ شہید فوت ہوا۔

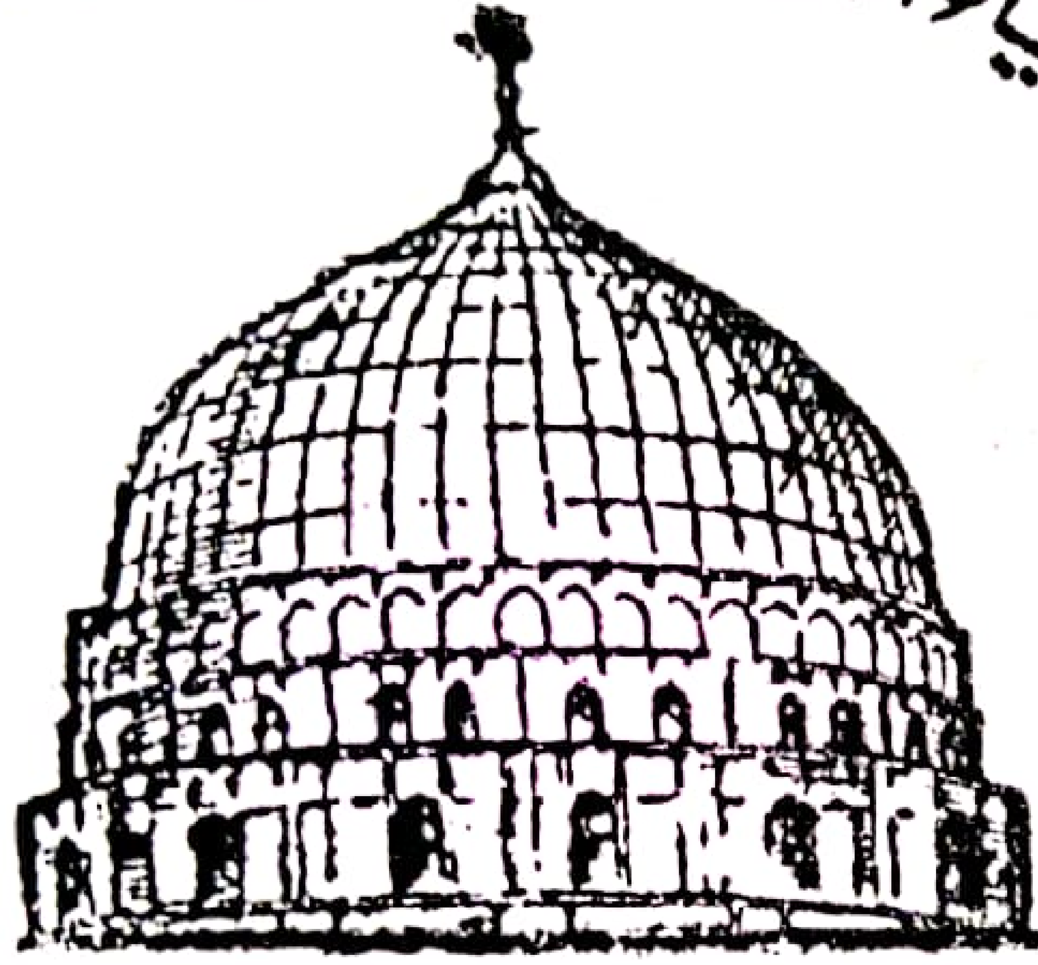
وَمَنْ مَاتَ عَلیٰ حُبِّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ قبرہٗ مذارًا لملائکۃ الرحمٰن ۔ اور وہ انسان جو عشق عترت پیغمبری صلی اللہ علیہ وسلم میں مرا تو خداوند کریم اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کے لئے مزار بنا دے گا۔

وَمَنْ مَاتَ عَلیٰ حُبِّ آلِ محمّدٍ صلی اللہ عَلَیہ وَسلّم بَشّرہٗ مَلِکُ المَوت بالجنّۃ ۔ اور وہ آدمی جو اہلِ بیت اطہار کی محبت میں مرا موت کا فرشتہ اس کی جان قبض کرنے سے پہلے اس کو جنّت کی خوش خبری دے گا۔

وَمَنْ مَاتَ عَلیٰ بغضِ آلِ محمّد صلی اللہ عَلَیہ وَسلّم مَاتَ کافرًا ۔ کہ وہ انسان جو اہلِ بیت کے ساتھ بغض عناد اور عداوت و دشمنی میں مرا وہ کافر مرا اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگا

کتب خانہ فاروقیہ ناکور شریف (ا۔ا جد
غلام سرور عالم فاروقی ناکوری

اَلَآ اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ہُم یَحزَنُونَ ہ



فیضانِ قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُصنّف

علّامہ سیّد خدمت المدار نجم جعفری المداری

ناشر
شیخ طریقت سیّد عظمت المدار جعفری مداری
مدینۃ الہند دار النور مکن پور شریف ضلع کانپور یوپی
محمد اسحاق سیفی مداری قصبہ بلاری ضلع مرادآباد یوپی